خطبہ جمعہ ایک مشروع عبادت ہے، دونوں خطبہ کو عربی میں دینا ضروری ہے

از: حضرت مولانا محمد شفیع جامعی قاسمی بھٹکلی مدظلہ

(بانی وناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل، وسابق مہتمم ونائب جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

خطبہ جمعہ ایک مشروع عبادت ہے، اور اکثر علماء کے نزدیک دو رکعات نماز کے متبادل ہے، اس لئے خطبہ کو اسی طریقہ پر دینا ضروری ہے، جس طریقہ سے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ نے دیا ہے، چونکہ عربی زبان، قرآن اور رسول اللہ ﷺ کی زبان ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے پورے اعمال عربی زبان میں ادا فرمائے، اور اللہ تعالیٰ نے پورے اعمال کو عربی زبان میں نازل فرمایا ہے۔ نماز کے پورے اعمال بھی عربی زبان ہی میں ادا کئے جاتے ہیں، اسلئے اکثر علماء کے نزدیک جمعہ کا خطبہ عربی زبان میں دینا ضروری ہے۔ لہذا تمام مسلمانوں کو قرآن، حدیث، اذکار اور خطبہ کو سمجھنے کیلئے عربی زبان کا سیکھنا ضروری ہے۔

۱) امام عبدالکریم رافعی شافعیؒ (متوفی ۶۲۳ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ان فی اشتراط کون الخطبة کلها بالعربیة وجهان (اصحها) انه شرط اتباعا لما جری علیه الناس. (الشرح الکبیر للرافعی ۵۷۹/۴)

ترجمہ: خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونے کی شرط کے متعلق دو اقوال ہیں، صحیح ترین قول یہ کہ خطبہ جمعہ عربی زبان میں ہو اسلئے کہ قدیم زمانہ سے مسلمانوں کا اسی پر عمل رہا ہے۔

۲) امام یحییٰ بن شرف نووی شافعیؒ (متوفی ۶۷۶ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

اصحهما وبه قطع الجمهور یشترط لانه ذکر مفروض فشرط فیه العربیة کالتشهد وتکبیرة الاحرام مع قوله ﷺ "صلوا کما رأیتمونی اصلی" وکان یخطب بالعربیة. (المجموع ۵۲۲/۴)

ترجمہ: خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونے کے متعلق صحیح ترین قول جس پر جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ خطبہ جمعہ بزبان عربی ہو، اسلئے کہ وہ فرض ذکر ہے، جیسا کہ تشہد اور تکبیر احرام، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز اس طرح پڑھو جس طرح میں پڑھتا ہوں، آپ ﷺ خطبہ جمعہ عربی زبان میں دیا کرتے تھے۔

۳) علامہ سید عبداللہ بن سید عبدالرحمٰن بافضل حضرمی شافعیؒ (متوفی ۹۱۸ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وکونهما بالعربیة. (المقدمة الحضرمیة ۱۰۵/۱)

ترجمہ: جمعہ کے دونوں خطبہ عربی زبان میں ہوں۔

۴) علامہ زکریا بن محمد انصاری شافعیؒ (متوفی ۹۲۶ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ویشترط کونها أی الخطبة أی أرکانها بالعربیة لاتباع السلف والخلف. (أسنی المطالب فی شرح روض الطالب ۲۵۷/۱)

ترجمہ: خطبہ جمعہ کے پورے ارکان عربی زبان میں ہوں۔
۵)علامہ شہاب الدین احمد ابن حجر ہیتمی مکیؒ (متوفی ۹۷۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔
(قال العلامة عبداللّٰه بافضل الحضرمی وكونهما بالعربية) وإن كان الكل أعجمين لاتباع السلف والخلف . (المنهاج القويم شرح المقدمة الحضرمية ۱/۳۷٦)
ترجمہ: خطبہ جمعہ کا عربی میں دینا ضروری ہے، اگرچہ سب نمازی عربی زبان نہ جانتے ہوں، اسی پر سلف وخلف کا عمل ہے۔
٦) شیخ زین الدین احمد ملیباری شافعیؒ (متوفی ۹۸۷ھ ہجری) لکھتے ہیں۔
و شرط فيهما عربية لاتباع السلف والخلف. (فتح المعين ۲/ ٦۹)
ترجمہ: خطبہ وجمعہ کا عربی زبان میں دینا شرط ہے، سلف وخلف کے عمل کی وجہ سے
۷) محدث الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی حنفیؒ (متوفی ۱۱۷٦ھ ہجری) اپنی شرح موطا میں تحریر فرماتے ہیں۔
ولما لحظنا خطب النبی ﷺ وخلفائه رضی اللّٰه عنهم وهلم جراً، فتنقحنا وجود اشيأ، منها الحمد والشهادتين والصلوٰة على النبی والأمر بالتقوى وتلاوة آية والدعا للمسلمين والمسلمات وكون الخطبة عربية(إلى قوله) وأما كونها عربية، فلاستمرار أهل المسلمين فی المشارق والمغارب به مع ان فی كثير من الاقاليم كان المخاطبون اعجميين، وقال النووی فی كتاب الأذكار حمداللّٰه تعالیٰ ركن فی خطبة الجمعة وغيرها.......ويشترطكونها بالعربية. (بحوالہ جواہر الفقہ ۲/۵۰۸)
ترجمہ: اور جب ہم رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام اور دیگر اسلاف کے خطبوں پر غور کرتے ہیں تو صاف طور پر چند باتیں واضح ہوتی ہیں۔(۱) الحمدللہ پڑھنا (۲) کلمہ شہادتین پڑھنا (۳) رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا (۴) لوگوں کو تقویٰ کی وصیت کرنا (۵) قرآن مجید کی کسی آیت کا پڑھنا (٦) مسلمان مردوعورتوں کیلئے دعا کرنا (۷) خطبہ کو عربی زبان میں دینا۔ خطبہ عربی میں دینے کی سب بڑی دلیل یہ ہے کہ مسلمان مشرق سے مغرب تک ہمیشہ عربی زبان ہی میں خطبہ دیتے آرہے ہیں، جبکہ مسلمانوں کی بڑی تعداد غیر عربی تھی، امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ خطبہ جمعہ کی ایک شرط خطبہ کا عربی زبان میں دینا ہے۔
۸) سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند ومفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ لکھتے ہیں۔
خطبہ جمعہ کا مقصود اصلی صرف وعظ وتذکیر نہیں، بلکہ ذکراللہ اور ایک عبادت ہے، اور ایک جماعت فقہاء کی اسی وجہ سے اس کو دورکعتوں کا قائم مقام کہتی ہے۔ تو اب یہ سوال سرے سے منقطع ہوگیا کہ جب مخاطب عربی عبارت کو سمجھتے ہی نہیں، تو عربی میں خطبہ پڑھنے سے کیا فائدہ؟ کیونکہ اگر یہ سوال خطبہ پر عائد ہوگا، تو پھر صرف خطبہ پر نہ رہے گا، بلکہ نماز اور قرأۃ قرآن اور اذان واقامت اور تکبیرات نماز وغیرہ سب پر یہی سوال عائد ہوجائے گا۔۔۔۔۔ خطبہ عربی کے سوا کسی زبان میں پڑھنا یا عربی میں پڑھ کر دوسری زبان میں اسی وقت ترجمہ کرنا بدعت وناجائز ہے، (البتہ نماز کے بعد ترجمہ سنا دیں تو مضائقہ نہیں) حضور ﷺ اور تمام خلفائے راشدین اور تمام صحابہ کرام کے عمل اور قرون مشہود لہا بالخیر کے تعامل کے خلاف ہے، اور اول عربی میں پڑھ کر پھر ملکی زبان میں ترجمہ کرنے میں ایک

دوسری قباحت بھی ہے، وہ یہ کہ اوپر گذر چکا ہے کہ خطبہ کا مختصر ہونا، اور اختصار کے ساتھ دس امور مذکورہ پر مشتمل ہونا سنت ہے، اب اگر اس طرح کا خطبہ مسنونہ عربی میں پڑھنے کے بعد ترجمہ کیا جائے گا، تو مجموعی مقدار خطبہ مسنونہ کے دوگنے سے بھی کچھ زیادہ ہوجاوے گی، اور اگر مذکورہ مسنونہ میں سے کسی کو کم کیا تو دوسری طرح خلاف سنت ہوجائے گا، بہرحال ترجمہ اردو پڑھنے میں یا تو تطویل خطبہ لازم آئے گی، جو بنص حدیث ممنوع ہے، موطا امام مالک میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ قرن صحابہ کے خصوصی فضائل میں اختصار خطبہ کو اور آخر امت کے فتن و مفاسد میں تطویل خطبہ کو شمار فرماتے ہیں (موطا) اور اگر تطویل نہ ہوگی، تو خطبہ کے امور مسنونہ میں سے کوئی چیز ضرور باقی رہے گی اور اس طرح خلاف سنت ہوجائے گا۔ (جواہر الفقہ ۵۱۳/۲، ۵۱۴)

۹) حضرت مولانا یوسف لدھیانویؒ لکھتے ہیں۔ خطبہ میں ذکر الٰہی ہوتا ہے، اور وہ اسلام کی سرکاری زبان عربی ہی میں ضروری ہے۔ (آپ کے مسائل اور اس کا حل، جلد ۲، ص ۴۰۶)

۱۰) فقہاء کرام کی تحریروں میں خطبہ جمعہ کو کبھی ذکر اور کبھی موعظت کہا گیا ہے، موعظت و نصیحت کے لفظ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض لوگوں نے ہندوستان میں خطبہ جمعہ اردو میں دینے کا مسئلہ زور وشور سے اٹھایا، چنانچہ مولانا شبیر احمد عثمانی نے اس طرح کے ایک سوال کے جواب میں یہ رسالہ (تحقیق مسئلہ خطبہ جمعہ) مرتب فرمایا، جس میں شمس الائمہ سرخسی، علامہ ابن الہمام، علامہ عابدین اور علامہ سید مرتضٰی زبیدی وغیرہ کی مفصل عبارتوں کی روشنی میں اس بات کا انکشاف کیا گیا کہ عرف عام اور رواج کی وجہ سے کبھی خطبہ کا اطلاق محض موعظت وتذکیر پر کردیا جاتا ہے، یہ ایسا ہے جیسا کہ ہمارے محاورات میں ایک دو آیت کریمہ کا ترجمہ، یا ایک دو فقہی مسئلہ سامعین کے روبرو بیان کیا جاوے تو اس کو وعظ نہیں کہا جائے گا، کیوں کہ عرف عام میں وعظ کے لئے چند ایسی خصوصیات وشرائط ہیں، جن کے بغیر اسے وعظ نہیں کہا جاتا ہے، یہی حال خطبہ جمعہ کا ہے، نیز جب عہد صحابہ میں فتوحات کے دروازے کھلتے گئے اور بڑی تعداد میں غیر عربی داں قوم نے بھی اسلام قبول کیا، مگر ان کے مختلف زبانوں کے باوجود غیر عربی میں خطبہ گوارا نہ کیا گیا، نو مسلم قوم کی افہام وتفہیم کیلئے زیادہ مناسب دیگر ملکوں میں غیر عربی زبان ہی تھی، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس شدید ضرورت کے باوجود غیر عربی میں خطبہ نہ دینا خطبہ کے عربی میں ضروری ہونے کی واضح دلیل ہے۔ (فضلائے دیوبند کی فقہی خدمات، ص ۹۵)

(ماخوذ کتاب جمعہ کے فضائل ومسائل، از مولانا محمد شفیع قاسمی بھٹکلی شافعی)